از عدالت عظمیٰ

26مارچ1957

ریاست اتر پردیش

بنام

محمد سید

﴿بھگوتی، جعفر امام اور اے کے سارکر جج صاحبان۔﴾

ضمانت مچلکہ-ملزم کو پیش کرنے میں ناکامی پر کنگ شہنشاہ قیصر ہند کو کل رقم ضبط کرنے کی ضمانت-آیا مچلکہ قانونی اور قابل نفاذ ہے-مجموعہ ضابطہ فوجداری، ذیلی دفعہ 499، 514،اور 555- قانونی حکم کی موافقت، 1950، فقرہ 4۔

1953 میں مدعا علیہ نے ملزم کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنے کے لیے ذاتی مچلکہ کا وعدہ پورا کیا اور بادشاہ شہنشاہ قیصر ہند کو 500 روپے جرمانے کے طور پر ضبط کرنا ہے اا گر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا۔ملزم کو پیش کرنے میں ناکامی پر مجسٹریٹ نے 300 روپے تک کا مچلکہ ضبط کر لیا۔مدعا علیہ کی دلیل یہ تھی مچلکہ حکومت کے حق میں نہ ہونے کی وجہ سے ضبط نہیں کیا جا سکتا تھا۔

کہا گیا ہے کہ مچلکہ ایک ایسا مچلکہ تھا جو اس کی تکمیل کے وقت مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت جمہوریہ بھارت کے قانون سے ناواقف تھا اور اسے ضبط نہیں کیا جا سکتا تھا۔مدعا علیہ نے کسی ایسے مچلکہ پر تعمیل نہیں کیا گیا جس کے ذریعے اس نے خود کو یونین آف انڈیا کی حکومت یا ریاست اتر پردیش کو مذکورہ رقم ضبط کرنے کا پابند کیا ہو۔ایک صحیح مچلکہ کے لیے، جرمانہ کی ضمانت حکومت کے لیے ہونا چاہیے تھا نہ کہ بادشاہ شہنشاہ کے لیے۔مدعا علیہ کے ذریعے تعمیلی مچلکہ میں بادشاہ شہنشاہ قیصر ہند کے الفاظ پڑھے نہیں جا سکتے ہیں، قانونی حکم کی موافقت، 1950 کے فقرہ 4 کی وجہ سے۔اس کا مطلب حکومت ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 130 بابت 1955۔

فوجداری اپیل نمبر 292 بابت 1953 میں گونڈا کے سیشن جج کے 21 فروری 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری نظر ثانی اپیل نمبر 60 بابت 1954 میں لکھنؤ کے الہ آباد عدالت عالیہ (لکھنؤ بنچ) کے 11 مارچ 1955 کے فیصلے اور حکم سے آئین ہند کے آرٹیکل 134(1)(سی) کے تحت اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

26 مارچ 1957 کو عدالت کا فیصلہ امام جج کے ذریعے سنایا گیا تھا۔

یہ ریاست اتر پردیش کی طرف سے الہ آباد عدالت عالیہ کے اس فیصلے کے خلاف اپیل ہے جو اس عدالت کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر ہے کہ یہ مقدمہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں تھا۔

غیر متنازعہ حقائق یہ ہیں کہ محمد یسین پر مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 379 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ اسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مدعا علیہ بشمول رام نارائن اس کے لیے ضمانت پر کھڑا ہوا، جس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 499 کے تحت ضمانت بانڈوں پر تکمیل کیا،

الزام کا جواب دینے کے لیے ملزم یسین کو عدالت میں پیش کرنے اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے تو بادشاہ شہنشاہ قیصر ہند کو جرمانے کے طور پر ہر ایک سے 500 روپے ضبط کرے۔ یسین فرار ہو گیا۔ عدالت کے سامنے اس کی موجودگی کو محفوظ بنانے کی تمام کوششیں بے سود رہیں۔ نتیجے میں، مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دفعہ 514 کے تحت ضمانت دہندگان کو نوٹس جاری کیے گئے تا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ ان کے بانڈز کیوں نہ ضبط کیے جائیں۔ مجسٹریٹ نے معاملے پر غور کرنے کے بعد ہر ایک سے 300 روپے تک بانڈ ضبط کرنے کا حکم دیا۔ مدعا علیہ نے گونڈا کے سیشن جج سے اپیل کی جس نے اس کی اپیل مسترد کر دی۔ مجسٹریٹ اور سیشن جج کے احکامات سے ناخوش مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں مجرمانہ نظر ثانی دائر کی اور جسٹس ملا نے اس کی درخواست منظور کر لی اور مجسٹریٹ کے ذریعے دیے گئے تکمیلی، بانڈ کو ضبط کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ سرکاری وکیل کی درخواست پر قابل جج مطلوبہ سرٹیفکیٹ عطا کرتا ہے جس کی بنا پر موجودہ اپیل استعمال سے پہلے ہے۔

غور کے لیے محض یہ سوال ہے کہ آیا مدعا علیہ کے ذریعے ایک تکمیل شدہ بانڈ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت تھا اور اس لیے، مجموعہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات کے دفعہ 514 کے مطابق ضبط ہونے کے قابل تھا۔ ضابطہ کی دفعہ 499 میں کہا گیا ہے کہ کسی شخص کو ضمانت پر رہا کرنے یا اپنے بانڈ پر رہا کرنے سے پہلے، اس طرح کی رقم کا بانڈ جسے پولیس افسر یا عدالت، جیسا بھی معاملہ ہو، کافی سمجھا جاتا ہے، ایسے شخص کے لئے نافذ کیا جائے گا، اور جب وہ ضمانت پر رہا کیا گیا ہو، تو ایک یا بیشتر کافی ضمانتوں کے ذریعے اس شرط پر کہ ایسا شخص بانڈ میں مذکورہ وقت اور جگہ پر حاضر ہوگا، اور اس طرح اس وقت تک حاضر رہے گا جب تک کہ پولیس افسر یا عدالت کی طرف سے دوسری صورت میں ہدایت نہ دی جائے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے گوشوارہ V میں مختلف شکلیں ترتیب دی گئی ہیں۔ اور دفعہ 555 میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 554 اور آئین

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے دفعہ 227 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کے تابع، اس گوشوارہ میں بیان کردہ فارم، ہر معاملے کے حالات کے مطابق اس طرح کی تبدیلی کے ساتھ، متعلقہ مقاصد کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں، اور اگر استعمال کیا جائے تو کافی ہوں گے۔اس گوشوارہ کا فارم XLII ایک بانڈ کے مندرجات کو بیان کرتا ہے جو ایک ملزم اور اس کی ضمانت دار کے ذریعے انجام دیا جانے والا ہے۔بانڈ دو حصوں میں ہوتا ہے-ایک حصے پر ملزم کے دستخط ہوتے ہیں اور دوسرے حصے پر اس کی ضمانت یا ضمانتوں کے دستخط ہوتے ہیں۔اس طرح کے بانڈ پر عمل درآمد کرنے میں ملزم اور ضمانت دار دونوں ملزم کی عدالت میں حاضری کی ضمانت دیتے ہیں جب بھی اس کے خلاف الزام کا جواب دینے کے لیے بلایا جاتا ہے اور عدم تعمیل ہونے کی صورت میں حکومت کو اس میں مذکور رقم ضبط کرنے کا پابند بھی ہوتے ہیں۔ 26 ، 26 جنوری 1950، قانونی حکم کی موافقت، 1950 کے بعد سے بانڈ کو یہی بیان کرنا چاہیے۔اس حکم سے پہلے لفظ حکومت بانڈ میں ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ مذکورہ حکم فقرہ 4 کے مطابق، جب بھی کسی موجودہ مرکزی یا صوبائی قانون میں (بصورت دیگر ایک چھوٹے عنوان یا تمہید میں یا کسی قانون سازی کے حوالہ یا تفصیل کے علاوہ) اس کے تحت جدول کے کالم 1 میں مذکور کوئی بیان محاورہ پیش آتا ہے، چاہے وہ کوئی ایکٹ، فرمان یا ضابطہ ہو جس کا ذکر حکم کے گوشواروں میں کیا گیا ہو، تب تک جب تک کہ اس بیان محاورہ کو حکم کے ذریعے واضح طور پر دوسری صورت میں موافقت یا ترمیم کرنے، یا غیر ترمیم شدہ کھڑے ہونے، یا خارج کرنے کی ہدایت نہیں کی گئی ہو، اس کے لیے مذکورہ جدول کے کالم 2 میں اس کے مخالف بیان محاورہ کو تبدیل کیا جائے گا۔

جدول کے کالم 1 میں الفاظ "تاج" "بادشاہ" اور "ملکہ" ظاہر ہوتے ہیں اور کالم 2 میں ان کے خلاف لفظ "حکومت" ظاہر ہوتا ہے۔اس فقرہ کے سادہ مطالعہ یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی الفاظ "تاج"، "بادشاہ" یا "ملکہ" ظاہر ہوں، ان کے لئے لفظ "حکومت" گوشوارہ کے پہلے حکم میں موجودہ مرکزی یا صوبائی قوانین میں تبدیل کیا جائے گا۔مجموعہ ضابطہ فوجداری کے گوشوارہ میں مذکورہ مرکزی قوانین میں سے ایک ہے جس میں مجموع ضابطہ فوجداری کے گوشوارہ V کا ذکر کیا گیا ہے اور حکم یہ ہدایت کرتا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے پورے گوشوارہ V میں، سوائے اس کے کہ دوسری صورت میں فراہم کیے گئے تھے، الفاظ "ہر میجسٹی کو ملکہ" اور "ہز میجسٹی کو بادشاہ" کے لیے لفظ "گورنمیٹ" میں تبدیل کیا جائے گا۔قانونی حکم کی موافقت، 1950 سے پہلے، قانونی حکم کی موافقت 1948 تھا اور بانڈ میں ظاہر ہونے والے الفاظ "بھارت کی ملکہ معظّمہ" کو منسوخ کر دیا گیا تھا اور اس کی جگہ الفاظ "ہر میجسٹی دی ملکہ" میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔بھارت نے 1947 میں اقتدار کا درجہ حاصل کیا اور 1950 میں جمہوریہ بن گیا۔قانونی حکم کی موافقت، 1948 اور 1950, بھارت کو حکومت کا درجہ اور پھر ایک خود مختار جمہوریہ میں تبدیل کرنے کے نتیجے میں تھے۔26 جنوری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1950 کے بعد سے، بھارت کی ملکہ کے حق میں تکمیل کئے گئے کسی بھی بانڈ کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت تکمیل دیے گئے بانڈ کے طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ مدعا علیہ نے جو بانڈ پر عمل درآمد کیا تھا وہ بادشاہ شہنشاہ کو ایک طے شدہ رقم ضبط کرنا تھا اگر وہ عدالت کے سامنے ملزم کو حاضر کرنے میں ناکام رہا۔ اس نے کسی ایسے بانڈ پر عمل درآمد نہیں کیا جس کے ذریعے اس نے خود کو مذکورہ رقم کو یونین آف بھارت کی حکومت یا ریاست اتر پردیش سے ضبط کرنے کا پابند کیا ہو۔ 1953 میں ان کے ذریعے عمل درآمد دیا گیا بانڈ ایک ایسا بانڈ تھا جو عمل درآمد کے وقت مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت جمہوریہ بھارت کے قانون سے ناواقف تھا۔ مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 514 عدالت کو اس بانڈ کو ضبط کرنے کا اختیار دیتی ہے جسے ضابطہ کے توضیعات کے تحت عمل درآمد دیا گیا ہے اور چونکہ مدعا علیہ کے ذریعے عمل درآمد دیا گیا بانڈ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت نہیں ہے، اس لیے اسے ضبط کرنے کے لیے ضابطہ کی دفعہ 514 کے توضیعات کا سہارا نہیں لیا جا سکتا ہے۔

تاہم، ریاست کی جانب سے یہ زور دیا گیا تھا کہ قانونی حکم کی موافقت 1950 کے فقرہ 4 کے تحت بانڈ کی شکل میں ترمیم کی گئی اور اس میں لفظ "حکومت" کی جگہ اور کارآمد الفاظ "ہر میجسٹی دی ملکہ" کی تبدیلی اور بانڈ کو اسی کے مطابق پڑھا جانا چاہیے۔ بادشاہ شہنشاہ قیصر ہند کے الفاظ کو ضبط شدہ بانڈ میں اب موجود نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ تاہم حکم نامے کی فقرہ 4 میں ہدایت دی گئی ہے کہ لفظ "حکومت" کو "تاج"، "ملکہ" اور "بادشاہ" کے الفاظ سے تبدیل کیا جائے گا۔ اس میں ان الفاظ کا کوئی ذکر نہیں ہے جو بادشاہ شہنشاہ یا بھارت کے شہنشاہ، ملکہ معظّمہ یا بھارت کی ملکہ یا قیصر ہند کو اس طرح تبدیل کیا گیا ہے۔ اس لیے مدعا علیہ کے ذریعے عمل درآمد دیے گئے بانڈ میں بادشاہ شہنشاہ قیصر ہند کے الفاظ حکم نامے کے فقرہ 4 کی وجہ سے نہیں پڑھے جا سکتے، اسکا مطلب حکومت ہے۔ بلاشبہ ان لوگوں کی طرف سے کچھ غلطی، سستی یا لاپرواہی ہوئی ہے جن پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کے گوشوارہ V کے دفعہ 499 میں طے شدہ بانڈ کے فارماسولوجی میں ضروری تبدیلیاں کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس کے تحت عمل درآمد کیا جائے۔ تاہم، حقیقت یہ ہے کہ مدعا علیہ نے عدالت کے سامنے ملزم کو پیش کرنے میں ناکامی پر اپنا بانڈ ضبط کرنے کے لیے خود کو یونین آف بھارت یا ریاست اتر پردیش کی حکومت سے پابند نہیں کیا تھا اور وہ یہ کہنے کا حقدار ہے کہ اس کے خلاف اس بانڈ کے حوالے سے کوئی حکم ضبطی کا منظور نہیں کیا جا سکتا جو ایک ضابطہ اخلاق کے تحت نہیں تھا اور جو قانون سے ناواقف تھا، جیسا کہ عمل درآمد کے وقت ضابطہ اخلاق میں موجود ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے اس کے ذریعے عمل درآمد دیے گئے بانڈ کو ضبط کرنے کے حکم پر اٹھایا گیا اعتراض ایک ٹھوس اعتراض ہے اور مذکورہ حکم اس غلط فہمی کے تحت دیا گیا تھا کہ یہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 514 کے تحت کیا جا سکتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کردی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document